تطہیر آب: فقہی آراء کا تحقیقی مطالعہ

Water Purification: An Analytical Appraisal of the Viewpoints of Islamic Jurists

Mr. Allah Ditta*

Dr. Muhammad Amjad**

Abstract

Water is the precious blessing of Allah Almighty which is found everywhere in the world. Hence, its usefulness is neglected, and it is wasted unreasonably. Due to its excessive use and human activities, the water sources are becoming polluted too. The rivers, streams and watercourses are too polluted for human use. This situation created water scarcity in the world. Pakistan is also facing acute water deficiency and it will soon become a water stress country from water scarcity state. It demands appropriate measures to treat water as a precious wealth and to use it carefully so that coming generations will not have to face the music. One of those measures is to clean the wastewater so that water scarcity could be eliminated. This paper examines the wastewater treatment in Islamic perspective. In this research, the viewpoints of four Imams regarding water purification have been elaborated and suggestion have been enlightened in brief.

Keywords: - Water Purification, Jurists, Islam, viewpoints, Islamic Law, wastewater

تمہید

آج پوری دنیا پانی کی کمی کا شکار ہے اس لیے بہت سے ممالک میں پانی کی کمی کے خطرے سے نمٹنے کے لیے استعمال شدہ پانی کو دوبارہ قابل استعمال بنایا جا رہا ہے۔ گندے پانی کو زراعت میں استعمال کرنے کا رواج دو ہزار سال پہلے کے زمانے میں ہوتا تھا، جب یونان میں فصلوں کی آب پاشی اس طرح کے آلودہ و گندے پانی سے ہو کرتی تھی لیکن پانی کے بحران نے حالیہ ادوار میں اس رواج کو بہت فروغ دیا ہے۔ ویسے بھی گند پانی 99 فیصد پانی ہے۔ باقی ایک فیصد ایسی چیزوں پر مشتمل ہے جو انسانی یا حیوانی استعمال کی وجہ سے پانی میں شامل ہو گئی ہیں۔ ایسے پانی میں گندگی و غلاظت کے علاوہ بہت زیادہ مضر صحت اشیاء اور نجاستیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ اسلام بحیثیت دین نہ صرف ہر مسئلے کا مکمل حل پیش کرتا ہے بلکہ دنیاوی زندگی کے ہر پہلو سے متعلق مکمل رہنمائی بھی فراہم کرتا ہے۔ اس لیے مذکورہ بالا مسئلہ کے بارے میں بھی شریعت اسلامیہ میں مکمل رہنمائی موجود ہے اور متقدمین و متاخرین نے اس مسئلہ کے بارے میں اپنی آراء پیش کی ہیں۔ ان

*. Lecturer Islamic Studies Department F.G. Degree College for Women Multan Cantt Email: profabughufuran475@gmail.com

** . Associate Professor Department of Islamic Studies B.Z.U. Multan, amjad_mailsi@yahoo.com

¹ نادر الخطیب، فلسطین میں ضائع شدہ پانی کے دوبارہ استعمال کی سماجی و ثقافتی قبولیت مشمولہ اسلام میں پانی کا انتظام، کراچی: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2006ء،

سطور میں مسئلہ زیر بحث کی شرعی حیثیت کو واضح کیا جائے گا۔ پانی کا مذکورہ بالا عمل استحالہ کے نتیجے میں وجود میں آتا ہے۔ اس لیے استحالہ کی شرعی حیثیت، اس کے خدوخال، اس عمل کی جزئیات وغیرہ کو واضح کیا جائے گا، مگر اس سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ استحالہ وچند دیگر ضروری تعریفات کو بیان کر دیا جائے۔

استحالہ کا لغوی مفہوم

استحالہ کے معنی حقیقت سے ہٹ جانا، بدل جانا، سیدھا ہونے کے بعد ٹیڑھا ہو جانا یا ایک حالت یا صفت سے دوسری حالت یا صفت کی طرف منتقلی کو استحالہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ علامہ ابن منظور افریقی استحالہ کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سیدھے پن سے ٹیڑھے پن کی طرف بدل جانا کو استحالہ کہتے ہیں نیز استحالہ کے معنی ہیں بدل جانا اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پلٹ جانا۔² موسوعہ فقہیہ کویتہ میں ہے کہ استحالہ کا ایک معنی کسی چیز کے مزاج اور صفت کا بدل جانا اور دوسرا معنی ناممکن ہونا ہے۔ لفظ استحالہ کا فقہاء اور اصولیین کے یہاں استعمال ان دونوں لغوی معانی سے خارج نہیں۔³

اصطلاح میں استحالہ کے معنی ہیں: اِنْقِلَابٌ حَقِيقَةً اِلَى حَقِيقَةٍ اُخْرٰی⁴

یعنی کسی ایک حقیقت کا کسی دوسری حقیقت کی طرف منتقل ہو جانا۔

استحالہ کبھی تحول کے معنی میں بھی بولا جاتا ہے تحوُّل لغت میں تحوُّل کا مصدر ہے اس کا معنی ہے: ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جانا اور اس کا ایک معنی زوال بھی بولا جاتا ہے۔ تحول عن النشء یعنی اس کے پاس سے فلاں چیز کسی دوسرے کے پاس جاتی رہی اس کے معنی تغیر اور بدلنے کے بھی ہیں اور تحویل حوُّل کا مصدر ہے جس کے معنی نقل کے ہیں اس لئے تحول تحویل کا اثر اور نتیجہ ہے۔ فقہاء تحول کو اس کے لغوی معنی ہی میں استعمال کرتے ہیں۔⁵ اردو میں استحالہ کی جگہ انقلاب حقیقت یا ماہیت کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے اور انقلاب حقیقت یا ماہیت سے مراد یہ ہے کہ وہ شے فی نفسہ اپنی حقیقت چھوڑ کر کسی دوسری حقیقت میں متبدل ہو جائے، جیسے شراب سرکہ ہو جائے یا خون خشک بن جائے یا نطفہ گوشت کا لو تھڑا وغیرہ وغیرہ۔⁶

² ابن منظور افریقی، محمد بن کرم، م 711ھ، لسان العرب، بیروت: دار صادر، 1414ھ، ج 11 ص 185

³ الموسوعة الفقهية الكويتية، الكويت، وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية، من 1404 - 1427ھ، ج 3 ص 213

⁴ ابن عابدین، محمد آمین بن عمر، 1252ھ، رد المحتار علی الدر المختار، بیروت: دار الفکر، 1412ھ، ج 1 ص 316

⁵ الموسوعة الفقهية الكويتية، ج 10 ص 278

⁶ کفایت اللہ، مفتی، کفایت المفتی، کراچی: دارالاشاعت اردو بازار، 2001ء، ج 2 ص 284

استعمال کو انگریزی میں (Transformation) یا (Decontamination) کہتے ہیں۔ (Transformation) کے معنی تبدیل ہونے کا عمل، مرحلہ یا مثال کے ہیں۔⁷ جب کہ (Decontamination) کی یہ تعریف بیان کی گئی ہے:

Decontamination is the process of removing contaminants on an object or area, including chemicals, micro-organisms or radioactive substances. This may be achieved by chemical reaction, disinfection or physical removal. It refers to specific action taken to reduce the hazard posed by such contaminants, as opposed to general cleaning⁸.

استعمال ایک ایسا عمل ہے جس کے دوران کسی شے یا علاقہ سے آلودگی کو دور کیا جاتا ہے ان آلودگیوں میں کیمیائی مادے، حیاتیاتی جراثیم یا تابکار مادے شامل ہو سکتے ہیں۔ یہ مرحلہ کیمیائی رد عمل، ڈس انفیکشن یا ظاہری مواد کو دور کرنے سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح کے آلودگی پھیلانے والے خطرات کو کم کرنے کے لئے کی جانے والی مخصوص کارروائی، عام صفائی کے برخلاف ایک علیحدہ عمل کو ظاہر کرتی ہے۔

ایک اور تعریف یہ بیان کی جاتی ہے:

A general term used to describe the destruction or removal of microbial contamination to render an item or the environment safe. The term decontamination includes sterilisation, disinfection and cleaning.⁹

ایک عام اصطلاح جو کسی شے یا ماحول کو محفوظ بنانے کے لئے حیاتیاتی جراثیموں کو نیست و نابود کرنے یا ان کے خاتمے کو بیان کرتی ہے۔ استعمال کی اصطلاح جراثیم کشی، جراثیموں سے پاک کرنے اور صفائی کو شامل ہے۔

استعمال آب یا تطہیر آب کو (Water purification) کہا جاتا ہے اور اس کی یہ تعریف بیان کی جاتی ہے:

Water purification is the process of removing undesirable chemicals, biological contaminants, suspended solids, and gases from water.¹⁰

تطہیر آب سے مراد پانی کو صاف کر کے اس میں موجود ناپسندیدہ کیمیکلز، حیاتیاتی آلودگی، معطل شدہ ٹھوس مادوں اور گیسوں کو پانی سے نکلانے کا عمل ہے۔

⁷ <https://www.merriam-webster.com/dictionary/transformation> (accessed on 12-12-20 at 11:25 pm)

⁸ <https://en.wikipedia.org/wiki/Decontamination> (accessed on 12-12-20 at 8:20 pm)

⁹ Decontamination – Cleaning, Disinfection and Sterilisation, Version 1.1(UK: NHS Foundation Trust, April 2019) p.2

¹⁰ https://en.wikipedia.org/wiki/Water_purification (accessed on 12-12-20 at 7:55 pm)

مذکورہ بالا تعریفات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ پانی کے صاف یا پاک کرنے کے عمل کو تطہیر آب یا استحالة کہا جاتا ہے اور اس عمل سے مراد پانی کی ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقلی ہے یا ایک وصف سے دوسرے وصف کی طرف انتقال ہے۔ یعنی اس عمل کے دوران پانی ناپاکی کی حالت سے پاکی کی حالت کی طرف پلٹتا ہے اس عمل کو استحالة آب کہا جاتا ہے۔

استحالة کے عمل میں بہت سے مرحلے اور بہت سی اشیا شامل ہیں، اسی طرح کچھ عمل استحالة سے ملتے جلتے ہیں۔ اس لیے ان کی تعریفات کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے:

تخرجہ یا تجزیہ

استحالة سے ملتا جلتا ایک عمل تخرجہ یا تجزیہ ہے۔ عموماً اسے بھی استحالة سمجھ لیا جاتا ہے جب کہ یہ عمل استحالة سے ہٹ کر ہے۔ علامہ خالد سیف اللہ رحمانی¹¹ اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تخرجہ یا تجزیہ ایک ایسا عمل ہے جس میں ایک شے کے مختلف اجزاء کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا جاتا ہے۔¹²

آلودہ پانی

ایسا پانی جو صاف نہ ہو کیونکہ اسے پہلے سے ہی گھروں، تجارتی اداروں اور فیکٹریوں وغیرہ میں استعمال کیا جا چکا ہوتا ہے۔¹³

الماء النجس

وہ پانی جس میں کوئی نجاست پڑ گئی ہو اس حال میں کہ پانی قلیل ہو اور ٹھہرا ہوا ہو۔¹⁴

¹¹ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی جن کی پیدائش نومبر 1956ء، جلد، در بھنگہ، بہار میں ہوئی۔ اسلامی فقہ اکیڈمی، ہندوستان کے جنرل سیکریٹری اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے بانی ممبر ہیں۔ وہ ایک نامور اسلامی اسکالر ہیں جو اسلامی فقہ میں مہارت رکھتے ہیں۔ قرآن، سنت، شریعت اور علم کے مضامین کے بارے میں اپنی گہری تفہیم کے ساتھ، مولانا مسلم معاشرے کو جدید مسائل کی رہنمائی کرتے ہیں۔ کثیر کتب کے مصنف ہیں۔ اخذ شدہ:

http://khalidrahmani.in/english/about_moulana/ (accessed on 25-12-2020)

¹² سیف اللہ، رحمانی، خالد، جدید فقہی مسائل، کراچی: زم زم پبلشرز اردو بازار، 2010ء، ج 1 ص 78

¹³ <https://www.google.com/amp/s/dictionary.cambridge.org/amp/english/waste-water> (accessed on 10-10-2020 at 11:00 am)

¹⁴ الرازی، زین الدین أبو عبد اللہ محمد بن ابی بکر بن عبد القادر، م 666ھ، تحفۃ الملوك، بیروت: دار البشائر الإسلامیة، 1417ھ، ص 20؛ أبو المعالی، برہان الدین محمود بن أحمد بن عبد العزیز بن عمر بن مازة البخاری، م 616ھ، المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، بیروت، دار الکتب العلمیة، 1424ھ، ج 1 ص 128؛ البلدی، الاختیار لتعلیل المختار، ج 1 ص 14؛ الباری، العنایة شرح الہدایة، ج 1 ص 73؛ ابن نجیم، بحر الرائق، ج 1 ص 78؛ الشرنبلالی، مراقی الفلاح شرح متن نور الایضاح، ص 16؛ الطحاوی، حاشیة الطحاوی، ص 27؛ انس رضا، قادری، خزائن التعریفات، لاہور: والضحی پبلی کیشنز سستا ہوٹل داتا دربار مارکیٹ 1434ھ / 2013ء، ص 313

ماء استعمال

مستعمل پانی سے مراد وہ پانی ہے جس سے کوئی ناپاکی دھوئی گئی ہو یا ثواب حاصل کرنے کے ارادے سے بدن پر استعمال کیا گیا ہو۔¹⁵ یہ پانی طاہر ہوتا ہے لیکن مطہر نہیں ہوتا یعنی اس کے لگ جانے سے کپڑے وغیرہ پلید نہیں ہوتے لیکن یہ پاک ہونے کے باوجود کسی جگہ سے ناپاکی زائل کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔¹⁶ مستعمل پانی کا پینا مکروہ ہے۔¹⁷

استحالة كافأه

استحالة کے عمل کی بدولت کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟ اس بارے علامہ شرنبلالی¹⁸ لکھتے ہیں:

والاستحالة تطهر الأعيان النجسة كالميتة إذا صارت ملحاً والعذرة تراباً أو رماداً¹⁹

اور استحالة ناپاک چیزوں کو پاک کرتا ہے جیسا کہ مردار اگر وہ نمک ہو جائیں اور پاخانہ خاک یا راکھ ہو جائے۔

علامہ عینی²⁰ استحالة اور نجاست کی حقیقت بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

¹⁵ مرغینانی، الھدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی، ج 1 ص 23؛ العینی، البنایۃ شرح الھدایۃ، ج 1 ص 401، القدوری، أحمد بن محمد بن أحمد بن جعفر بن حمدان أبو الحسین، م 428ھ مختصر القدوری فی الفقہ الحنفی، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1418ھ / 1997ء، ص 13؛ العینی، منہجۃ السلوک فی شرح تحفۃ الملوک، قطر: وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية، 1428ھ / 2007ء، ص 40، محمود الحسن، مفتی، فتاویٰ محمودیہ، انڈیا: مکتبہ محمودیہ جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ یو پی، 1430ھ / 2009ء، ج 8 ص 30

¹⁶ ریاض حسین، شاہ، سید، معجم اصطلاحات، راولپنڈی: ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر، 2008ء، ص 216؛ بریلوی، فتاویٰ رضویہ، ج 2 ص 43

¹⁷ ابن نجیم، بحر المرائق، ج 1 ص 101

¹⁸ حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی المصری ایک حنفی فقیہ اور کثیر التصانیف بزرگ ہیں۔ 994ھ / 1585ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد انہیں چھ سال کی عمر میں قاہرہ لے آئے تھے۔ چنانچہ وہ وہیں بڑے ہوئے اور الازہر میں تعلیم حاصل کی، اور فتویٰ میں مہارت حاصل کی۔ ان کی کتابوں میں نور الایضاح، مراقی الفلاح، شرح نور الایضاح، شرح منظومۃ ابن وہبان، تحفۃ الأكمل، التحقیقات القدسیۃ، العقد الفرید، مراقی السعادات، غنیۃ ذوی الأحکام اور حاشیۃ علی درر الأحکام شامل ہیں۔ آپ نے 1069ھ / 1659ء میں قاہرہ میں وفات پائی۔ الزرکلی، الاعلام، ج 2 ص 208

¹⁹ الشرنبلالی، حسن بن عمار بن علی، المصری الحنفی، م 1069ھ، مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، بیروت، المکتبۃ العصریۃ، 1425ھ، ص 67

²⁰ محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد، ابو محمد، بدر الدین العینی ایک حنفی فقیہ، مؤرخ، بہت بڑے اسکالر، اور ایک عظیم محدث تھے۔ ان کی اصل حلب سے ہے لیکن ان کی پیدائش عینتاب میں ہوئی اور اسی نسبت سے انہیں عینی کہا جاتا ہے۔ آپ 762ھ / 1361ء میں پیدا ہوئے۔ کچھ عرصہ حلب، مصر، دمشق اور یروشلم میں رہے۔ قاہرہ میں حسبہ وقضاء کے ولی بنائے گئے۔ انہوں نے جیل خانوں میں اصلاحات کیں، اور بادشاہ کا قرب حاصل کیا یہاں تک کہ یہ بادشاہ کے خواص میں شمار ہوتے تھے پھر انہیں ملازمت سے برخاست کر دیا گیا اور قاہرہ میں اپنے انتقال تک درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مصروف رہے۔ 855ھ / 1451ء میں قاہرہ میں فوت ہوئے۔ الزرکلی، الاعلام، ج 7 ص 163

والاستحالة إلى النتن والفساد حقيقة النجاسة²¹

اور بدبو اور بگاڑ کا پیدا ہو جانا ہی نجاست کی حقیقت ہے۔

علامہ طحاوی²² لکھتے ہیں:

ولیس إلا بالاستحالة للطبيبة والاستحالة مطهرة²³

استحالة کے پائے جانے سے چیزیں طیب نہیں ہوتیں بلکہ پاک ہو جاتی ہیں۔

جیسا کہ مٹی پاک تو ہے لیکن طیب و حلال نہیں کہ اسے کھایا بھی جائے۔ یعنی علامہ طحاوی کے نزدیک استحالة کی بدولت چیزیں پاک تو ہو جاتی ہیں لیکن طیب نہیں ہوتیں کہ انہیں کھایا بھی جائے لیکن ان کا یہ کہنا جمہور علماء سے ہٹ کر ہے۔ البتہ اگر طیب سے مراد مرغوب یا پسندیدہ لیا جائے تو اس کی گنجائش ہے اور اس صورت میں ان کا موقف جمہور علماء سے موافق ہو جاتا ہے چنانچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان کے نزدیک استحالة آب کی بدولت پانی پاک ہو جائے گا لیکن اسے پینے کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

استحالة کس شے سے ہوتا ہے؟

استحالة یعنی ان کا اپنی ذات سے نکل جانا اور ان کے اوصاف کا بدل جانا مختلف امور سے ہوتا ہے۔ علامہ طحاوی اس مسئلہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ استحالة جلنے سرکہ بنانے یا کسی چیز میں گر جانے سے ہوتا ہے۔²⁴ نجس چیزیں مثلاً پاخانہ شراب اور خنزیر بسا اوقات ان کی حقیقت متغیر ہو جاتی ہے اور ان کے اوصاف بدل جاتے ہیں اور یہ جلنے یا سرکہ بننے یا کسی چیز میں پڑ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسا کہ خنزیر نمک کی کان میں گر جائے اور نمک ہو جائے اس پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ شراب اگر خود بخود سرکہ بن جائے تو پاک ہے اور اگر اس کو سرکہ بنا دیا جائے تو اس کے پاک ہونے میں اختلاف ہے۔ لیکن دوسری نجاستیں اگر اپنی اصل سے بدل جائیں تو ان کی طہارت میں اختلاف ہے۔ جو لوگ اس کے پاک ہونے کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ بعض فقہاء کے یہاں عین (اصل نجاست) کے بدلنے کے نتیجے میں اس پر

²¹ العینی، أبو محمد محمود بن أحمد بن موسیٰ بن أحمد بن حسین الغیتابی الخفی بدر الدین، م 855ھ، البنایة شرح الہدایة، بیروت، دار الکتب العلمیة، 1424ھ، ج 1 ص 445

²² فقیہ عصر وحید دہر، محدث جید، علامہ محقق فاضل مدقن تھے۔ مدت تک مصر کے مفتی رہے۔ حاشیہ علی الدر المختار شرح تنویر الابصار، حاشیہ علی مراتب الفلاح شرح نور الایضاح، المسح علی الخفین آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ (دیکھئے: عبدالحی الکتانی، محمد عبدالحی بن عبدالبکر ابن محمد الحسینی الإدربی، م 1382ھ، فہرس الفہارس، بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1982ء، ج 1 ص 467؛ عمر رضا کحالی، معجم المولفین، ج 2 ص 81)

²³ الطحاوی، أحمد بن محمد بن إسماعیل، م 1231ھ، حاشیة الطحاوی علی مراتب الفلاح شرح نور الایضاح، بیروت، دار الکتب العلمیة، 1418ھ، ص 170

²⁴ الموسوعة الفقهیة الکویتیة، ج 10 ص 279

مرتب ہونے والے وصف بھی ختم ہو جاتا ہے۔²⁵ اگر شراب خود بغیر کسی تدبیر کے سرکہ بن جائے اس کا کڑوا پن کھٹے پن میں تبدیل ہو جائے اور شراب کے اوصاف زائل ہو جائیں تو باتفاق فقہاء یہ سرکہ حلال اور طاهر ہے۔ اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

نعم الادم او الادم الخل²⁶

سرکہ بہترین سالن ہے

اور دوسرے اس لیے کہ نجاست و تحریم کی علت نشہ ہے اور سرکہ بننے کے بعد وہ علت زائل ہو گئی اور حکم کے وجود و عدم کا مدار علت کے وجود و عدم پر ہے۔ اسی طرح اگر شراب دھوپ سے سایہ میں یا سایہ سے دھوپ میں منتقل کرنے کی وجہ سے سرکہ بن جائے تو جمہور فقہاء یعنی حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک حلال اور طاهر ہے۔ شافعیہ کا قول اصح بھی یہی ہے حنابلہ بھی اسی کے قائل ہیں مگر ان کے یہاں شرط یہ ہے کہ یہ منتقلی سرکہ بنانے کے ارادے سے عمل میں نہ آئی ہو۔ شراب میں کوئی چیز مثلاً سرکہ، پیاز، نمک وغیرہ ڈال کر اگر سرکہ بنایا گیا تو اس کے جواز میں اختلاف ہے۔ شافعیہ اور حنابلہ کا مسلک اور امام مالک سے ابن قاسم²⁷ کی ایک روایت یہ ہے کہ شراب کو کسی تدبیر سے سرکہ بنانے کا عمل جائز نہیں ہے اور اس سے وہ پاک نہیں ہوگی اس لیے کہ صحیح مسلم میں حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے شراب کو سرکہ بنانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے نفی میں جواب دیا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شراب کو ضائع کر دینے کا حکم دیا ہے نیز اس لیے کہ شراب نجس ہے اللہ تعالیٰ نے اس سے اجتناب کا حکم دیا ہے اور شراب میں جو چیز بھی ڈالی جائے گی اس سے ملتے ہی وہ ناپاک ہو جائے گی اور جو چیز خود ناپاک ہو وہ طہارت کا فائدہ نہیں دے سکتی۔ حنفیہ کا نقطہ نظر اور مالکیہ کا قول راجح یہ ہے کہ شراب کو سرکہ بنانا جائز ہے سرکہ بنانے کے بعد وہ ان کے نزدیک حلال اور پاک ہو جائے گی اس لیے کہ ارشاد نبوی ہے:

نعم الادم الخل²⁸

سرکہ بہترین سالن ہے

²⁵ الموسوعة الفقهية الكويتية، ج 3 ص 213

²⁶ مسلم، الجامع الصحیح، باب فضیلة الخمر والتأذیم بہ، ج 3 ص 1621، حدیث: 164 (2051)

²⁷ ابو عبد اللہ عبد الرحمن بن القاسم بن خالد بن جنادة العتقی المصری جنہیں ابن القاسم کے نام سے جانا جاتا ہے۔ 132ھ / 750ء میں مصر میں پیدا ہوئے اور 191ھ / 806ء میں مصر میں ہی وفات پائی۔ ایک فقیہ تھے جو زہد و علم کے جامع تھے اور فقہ مالکی کے اکابر فقہاء میں سے ہیں۔ امام مالک اور ان کی فقہ پر گہری نظر رکھتے تھے۔ گئے۔ آپ بیس سال تک امام مالک کے ساتھ رہے، اور امام مالک کے انتقال کے بعد امام مالک کے تلامذہ ان سے مستفید ہوئے۔ المدونہ النہی کی تصنیف ہے جس کا شمار فقہ مالکی کی بنیادی متون میں ہوتا ہے اور سخون النہی کے شاگرد ہیں۔ ابن خلکان، شمس الدین احمد بن محمد بن ابراہیم بن ابی بکر البرکی الاربلی، ابو العباس، م 681ھ، وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان، بیروت، دار صادر، 1900ء، ج 3 ص 129؛ الزرکلی، الاعلام، ج 3 ص 323

²⁸ ابو داؤد، سنن ابو داؤد، باب فی الخمر، ج 3 ص 359، حدیث: 3820

اور یہ ارشاد سرکہ کی تمام انواع کو شامل ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ سرکہ بنانے کا مقصد اس کی اصلاح اور اس کے فاسد اوصاف کا ازالہ ہے اور ظاہر ہے کہ اصلاح مباح ہے جیسا کہ کھال کو دباغت دینے میں ہے دباغت بھی کھال کی تطہیر کرتی ہے²⁹۔ فرمان نبوی ہے:

ایما إهاب دبغ فقد طهر³⁰

جس کھال کو دباغت دی گئی وہ پاک ہو گئی۔

معلوم ہوا کہ شراب کو سرکہ بنانے کا عمل حنفیہ مالکیہ کے مطابق بلا اختلاف اور شافعیہ کے قول صحیح کے مطابق جائز اور حلال ہے۔ چاہے تو شراب خود بخود سرکہ بن جائے یا شراب کو سرکہ بنانے کی نیت سے عمد آہ فعل کیا گیا ہو جب کہ حنابلہ کے نزدیک شرط یہ ہے کہ شراب اگر خود سے سرکہ بن جائے تو حلال اور طیب ہے اور اگر اراداً شراب کو سرکہ بنایا جائے تو وہ حلال و طیب نہیں ہوگی۔ نیز استحالہ آب کا یہ عمل جلنے، سرکہ بنانے یا کسی چیز میں گر جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جبکہ استحالہ آب کی مروجہ صورت جدید صورتوں میں سے ایک ہے۔

آلودہ پانی کی تطہیر کا طریقہ

شرعی طور پر آلودہ پانی کی دو اقسام ہیں۔ مستعمل پانی اور نجس پانی۔ آلودہ پانی کی تطہیر کے درج ذیل طریقے ہیں:

- قلیل مقدار میں مستعمل لیکن طاہر پانی کو مطہر بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس میں زیادہ مقدار میں غیر مستعمل پانی ملا دیں، نیز اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہ جائے سب کام کا ہو جائے گا۔³¹
- ناپاک پانی کو پاک کرنے کے لیے اسے جاری کر دیں تو پاک ہو جائے گا مثلاً برتن یا حوض وغیرہ میں ہے تو اس میں طاہر مطہر پانی ڈالتے رہیں یہاں تک کہ اس کا برتن بھر کر ابلے اور بہنا شروع ہو سب طاہر مطہر ہو جائے گا کہ اس طرح پاک پانی کے ساتھ بہانے سے ناپاک پانی پاک ہو جاتا ہے۔ اسی طریقے سے کنویں اور حوض وغیرہ کو بھی پاک کیا جاسکتا ہے۔³² احناف کا مختار مذہب یہی ہے۔ جب کہ مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کے ہاں اس میں تھوڑی تفصیل ہے۔³³

²⁹ الموسوعة الفقهية الكويتية، ج 11 ص 55

³⁰ ترمذی، سنن ترمذی، باب ما جاء في جلود الميتة إذا بُغِثَ، ج 4 ص 221، حدیث: 1728؛ نسائی، سنن نسائی، ج 7 ص 173، حدیث: 1421

³¹ ابن نجیم، بحر الرائق، ج 1 ص 72؛ ابن عابدین، رد المحتار، ج 1 ص 182؛ اعظمی، بہار شریعت، ج 1 ص 334؛ بریلوی، فتاویٰ رضویہ، ج 2 ص 121

³² الحنفی، الدر المختار، ج 1 ص 210؛ ابن عابدین، رد المحتار، ج 1 ص 195؛ عزیز الرحمن، عثمانی، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، کراچی: دارالاشاعت اردو بازار،

س۔ن۔ج 1 ص 148؛ محمود الحسن، فتاویٰ محمودیہ، ج 8 ص 77؛ اعظمی، بہار شریعت، ج 1 ص 334؛ بریلوی، فتاویٰ رضویہ، ج 2 ص 121

³³ الموسوعة الفقهية الكويتية، ج 10 ص 279-281

- آلودہ پانی میں جو ٹھوس مادے، غلاظتیں یا نجاستیں وغیرہ داخل ہو چکی ہیں ان کو ایک خاص کیمیائی و سائنسی عمل کی بدولت نکال دیا جائے اور جراثیم کشی کے عمل کے ذریعے اسے جراثیموں سے بھی پاک کر دیا جائے۔

اوپر والے دونوں طریقے عرصہ دراز سے مروج و متداول ہیں اور علماء کے نزدیک ان طریقوں سے پانی پاک ہو جاتا ہے اور انہیں استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جبکہ تیسرا طریقہ دور جدید کی پیداوار ہے اگرچہ اس کے کچھ شواہد قدیم زمانے میں بھی ملتے ہیں لیکن عصر حاضر میں پانی کے بحران کی وجہ سے پوری دنیا میں یہ طریقہ مقبول عام ہوتا جا رہا ہے۔ جب کہ علماء کے درمیان اس طریقے کی حلت و حرمت یا پاکی و ناپاکی کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ چونکہ اس عمل میں سائنسی طریقہ کار فرما ہے۔ اس لیے آئندہ سطور میں اس عمل کی وضاحت کی جاتی ہے:

نخس اور آلودہ پانی کی تطہیر کا کیمیائی / سائنسی طریقہ

عصر حاضر میں گندے پانی کو صاف کرنے کے لیے چار مرحلوں سے گزارا جاتا ہے تاکہ اس سے نجاست اور غیر ضروری اجزاء دور ہو جائیں۔ ان مرحلوں کے بعد پانی کے رنگ، بو اور مزہ میں نجاست کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا ہے۔ ذیل میں اس عمل کو تفصیلاً بیان کیا جاتا ہے:

پہلا مرحلہ

پہلا مرحلہ ترسیب ہے یعنی پانی کو اس طرح جمع کرنا کہ اس کی کدورتیں نیچے بیٹھ جائیں۔ نیز پانی کی ری سائیکلنگ کا پہلے مرحلہ میں پانی سے تیل اور بڑے ذرات نکالے جاتے ہیں۔ گندے پانی سے اس مرحلے میں ٹھوس چیزیں جیسا کہ فوڈ سکرپ، روئی، لکڑی، بھری اور پلاسٹک جیسی چیزوں کو مختلف سلاخوں اور پھندوں کی مدد سے ہٹایا جاتا ہے۔ پیسے والے ٹینکوں کی مدد سے چھوٹے، بھاری ذرات جیسے ریت پانی کے نیچے ڈوب جاتے ہیں اور اوپر سے پانی الگ کر لیا جاتا ہے۔

دوسرا مرحلہ

دوسرا مرحلہ اوپر کے پانی کو چھان کر الگ کر لینا ہے۔ تیل اور بڑے ٹھوس چیزوں کو نکالنے کے بعد، گندہ پانی ایک پروسیس والے حوض میں جمع ہو جاتا ہے جہاں اسے فلٹریشن سسٹم کے ٹینک میں ڈالنے سے پہلے محفوظ کیا جاتا ہے۔ اس مرحلے میں پانی میں موجود کیچڑ کو بھی گندے پانی سے الگ کر لیا جاتا ہے جو پانی کے 0.5 فیصد پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور طبعی و کیمیائی عمل کے بعد تہہ اندوزی، کیمیائی انجماد اور تبخیر کے مراحل سے گزار کر الگ کیا جاتا ہے۔ اور نامیاتی مواد کو بھی توڑا جاتا ہے۔

تیسرا مرحلہ

واٹر ری سائیکلنگ سسٹم کے اس مرحلے میں پانی میں موجود نائٹروجن، فاسفورس، نامیاتی اجزاء، بھاری دھاتیں اور حل شدہ ٹھوس اشیاء وغیرہ کی صفائی کی جاتی ہے۔ تیسرے مرحلے میں بیکٹیریا کو بھی مار دیا جاتا ہے۔

چوتھا مرحلہ

پانی عموماً پہلے تین مرحلوں میں اس حد تک صاف ہو چکا ہوتا ہے کہ اسے استعمال کیا جاسکتا ہے مگر انسانی ضروریات کے لیے اسے چوتھے اور آخری مرحلے سے گزارا جاتا ہے۔ اس مرحلہ میں کلورین کے ذریعے بیکٹیریا کو دوبارہ پیدا ہونے سے روک دینا ہے۔ گندے پانی میں جراثیم کی بھرمار ہے جو بیماری پیدا کرنے والے حیاتیاتی جرثوموں، وائرس اور بیکٹیریا وغیرہ پر مشتمل ہیں جو ناقص معیار کے پانی میں پائے جاتے ہیں۔ اس لیے مختلف جراثیم کش ادویات کے ذریعے انہیں ختم کر دیا جاتا ہے۔³⁴ ان مراحل کی تفصیل ایک گوشوارے کی مدد سے واضح کی جاتی ہے۔

Table: Classification of common wastewater treatment processes according to their level of advancement

Primary	Secondary	Tertiary	Advanced
Bar or Bow Screen	Activated Sludge	Nitrification	Chemical treatment
Grit Removal	Extended aeration	Denitrification	Reverse osmosis
Primary Sedimentation	Aerated lagoon	Chemical precipitation	Electrodialysis
Comminution	Trickling filter	Disinfection	Carbon adsorption
Oil/flat removal	Rotating bio-discs	(Direct) filtration	Selective ion exchange
Flow equalisation	Anaerobic treatment/UASB	Chemical oxidation	Hyperfiltration
pH neutralization	Anaerobic Filter	Biological p removal	Oxidation
Imhoff tank	Stabilisation ponds	Constructed wetlands	Detoxification
	Constructed wetlands	Aquaculture	
	Aquaculture		

Source: Richard Helmer and Ivanildo Hespanhol, Water Pollution Control-A Guide to the use of Water Quality Management Principles. p.62.

پانی کی صفائی کا یہ طریقہ کار آج کی پیداوار نہیں ہے بلکہ ایک ہزار سال پہلے چوتھی صدی ہجری کے ایک مسلمان سائنسدان محمد بن احمد التیمی نے اپنی کتاب "مادة البقاء" میں نے پیش کیا تھا، ہاں البتہ یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کی وجہ سے یہ کام آسان، بہتر اور اچھے انداز میں ہونے لگا ہے۔ عصر حاضر میں سائنس نے اس کو عمل ثابت بھی کر دیا ہے اور اس کی تائید بھی کی ہے۔ ڈاکٹر خالد عرب نے اپنی کتاب کیف واجہت الحضارة الإسلامية مشكلة المياه میں مادة البقاء کا اقتباس مشكلة تلوث المياه کے عنوان سے پیش کیا ہے۔ تیمی نے اپنے نظریے میں دو باتوں کا واضح طور پر ذکر کیا ہے

(1) پانی کو خوب جوش دینا۔

³⁴ Richard Helmer and Ivanildo Hespanhol, Water Pollution Control-A Guide to the use of Water Quality Management Principles, (London: E&FN Spon an imprint of Thomson Professional, N.D.) p.62.

(2)۔ پانی کو فلٹر کرنا۔

ان دونوں عملوں کے ذریعے پانی کی صفائی اچھی طرح ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر خالد عرب محمد بن احمد تیمی مقدسی کی رائے کا تجزیہ ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ پانی کی آلودگی دور کرنے اور اسے قابل استعمال بنانے کا جو نظریہ تیمی نے ایک ہزار سال پہلے پیش کیا تھا وہ اسلامی تہذیب کے زمانے سے بھی آگے ہونے کی ایک دلیل ہے اور جدید سائنس نے ان کے اکثر نظریات کی صحت کو تسلیم کر لیا ہے۔³⁵

استحالة بارے آئتمہ اربعہ کا موقف

استحالة بارے آئتمہ اربعہ کی رائے کو بالتفصیل درج کیا جاتا ہے:

مالکیہ کا موقف

مالکیہ کے نزدیک نجاست آلودہ پانی میں اتنا پانی ڈالا جائے کہ نجاست کی تمام خصوصیات زائل ہو جائیں تو وہ پانی پاک ہو جائے گا۔³⁶ مالکیہ کے نزدیک جو صلاح کی طرف بدلے وہ پاک ہے جیسے دودھ اور جو فساد کی طرف بدلے وہ ناپاک ہے جیسے معدہ میں ٹھہرنے کے بعد نکلنے والا کھانا یعنی قے۔³⁷ اور خطاب نے تصریح کی ہے کہ مشک پاک ہے کیونکہ وہ خون کی تمام صفات سے نکل گئی ہے۔³⁸

مالکیہ کے نزدیک کثیر ناپاک پانی تغیر کے زائل ہونے سے پاک ہو جاتا ہے خواہ یہ تبدیلی قلیل یا کثیر یا مطلق پانی ڈالنے سے ہوئی ہو یا اس میں دوسری چیز ملا ہو یا کوئی قید لگا ہو ایسا پانی ملانے سے ہوئی ہو جس کی نجاست ختم ہو گئی ہو یا یہ تبدیلی اس میں کوئی دوسری چیز ڈال دینے سے جیسے مٹی یا گارے سے ہوئی ہو لیکن جو چیز اس میں ڈالی گئی ہو اس کا کوئی وصف اس میں ظاہر نہ ہو اس لئے کہ اس کی ناپاکی صرف تغیر کی وجہ ہی سے تھی اور وہ تغیر ختم ہو گیا اور حکم اپنی علت کے ساتھ ہی باقی رہتا ہے یا ختم ہو جاتا ہے جیسے کہ شراب جب وہ سرکہ ہو جائے اور اگر وہ خود بدل جائے یا بعض کے نکالنے سے بدلے تو اس میں دو اقوال ہیں۔³⁹ مالکیہ کے یہاں اس میں کچھ مستثنیات ہیں مثلاً شراب اگر خود ہی سرکہ بن جائے تو سرکہ بن جانے سے وہ پاک ہو جاتی ہے اس لئے کہ نجاست کی علت نشہ پیدا کرنا ہے اور وہ علت ختم ہو گئی نیز اس لیے رس عموماً شراب بننے کے بعد ہی سرکہ بنتا ہے تو اگر اس کی پاکی کا حکم نہ لگایا جائے تو سرکہ بھی حاصل نہیں ہو سکے گا جبکہ

³⁵ ابرار حسین، ابوبی، آبی وسائل شریعت کی نظر میں مشمولہ آبی وسائل شرعی احکام و ضوابط، ص 459

³⁶ الجزیری، الفقہ علی المذہب الاربعہ، ج 1 ص 25

³⁷ الدسوقی، محمد بن احمد بن عرفۃ المالکی، م 1230ھ، حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر، بیروت: دار الفکر، س۔ن، ج 1 ص 51

³⁸ الخطاب، م 954ھ، مواہب الجلیل لشرح مختصر الخلیل، ج 1 ص 138

³⁹ الموسوعة الفقهية الكويتية، ج 10 ص 279

سرکہ بالاتفاق حلال ہے۔ تو اگر آدمی اس میں کچھ ڈال کر اس کا سرکہ بنالے تو ان کے نزدیک وہ پاک نہ ہوگی۔ ایسی شراب جو دوسری دوا میں حل ہو جائے اور اس کا ذاتی وجود ختم ہو جائے اس کے ذریعے علاج کرنا جائز ہے جیسا کہ دوسری اشیاء کا بھی یہی حکم ہے۔⁴⁰

شوافع کا موقف

شوافع کا نظریہ ہے کہ جب ناپاک پانی کا تغیر زائل ہو جائے اور وہ دو قلم سے زائد ہو تو دیکھا جائے گا کہ اگر دوسرے پانی کے اضافہ سے زائل ہو تو بغیر کسی اختلاف کے وہ پانی پاک ہے خواہ اضافہ کردہ پانی پاک ہے یا ناپاک قلیل ہو یا کثیر اور اوپر سے ڈالا گیا ہو یا نیچے سے ابلایا ہو اور اگر تغیر خود زائل ہو جائے بایں طور کہ اس میں کوئی اور چیز شامل نہ ہو بلکہ اس کا تغیر سورج کی تپش سے یا ہوا سے یا مرد زمانہ سے ہو، تو بھی اصل مذہب کے مطابق پاک ہو جائے گا اسی پر جمہور نے جزم کیا ہے۔⁴¹ کیونکہ شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ پانی جب دو منگے ہو جائے تو وہ ناپاکی کے ملنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔ حدیث ہے:

اذا كان الماء قلتين لم يحمل الخبث⁴²

جب پانی دو منگے برابر ہو جائے تو اس پر ناپاکی اثر انداز نہیں ہوگی۔

یہ اس صورت میں ہے جب کہ اس کا رنگ یا مزہ یا بو نہ بدلے لہذا بدلنے سے ناپاک ہو جائے گا کیونکہ حدیث میں ہے:

ان الماء طهور لا ينجسه شيء إلا ما غير لونه أو طعمه أو ريحه⁴³

بلاشبہ پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی مگر وہ چیز جو اس کا رنگ مزہ یا بو بدل دے۔

پس اگر ان اوصاف میں سے کوئی وصف متغیر ہو جائے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے اور اگر اس کا یہ تغیر ختم ہو جائے خواہ خود بخود ختم ہو یا پانی ملانے سے ختم ہو تو پھر وہ پاک ہو جاتا ہے اور جو پانی دو منگوں سے کم ہو وہ نجاست کے ملنے سے ناپاک ہو جاتا ہے اور پانی مل جائے اور اس میں کوئی تغیر نہ ہو تو وہ پاک ہے اور اگر پاک پانی ملا کر اس میں اضافہ کیا گیا لیکن وہ دو منگے نہ ہو تو وہ پاک نہ ہو گا اور کہا گیا ہے کہ وہ خود تو پاک ہے لیکن دوسری چیز کو پاک کرنے والا نہیں۔⁴⁴

⁴⁰ الرملی، شمس الدین محمد بن ابی العباس أحمد بن حمزة شهاب الدین، م 1004ھ، نهاية المحتاج إلى شرح المنهاج، بیروت، دار الفکر، 1404ھ، ج 8 ص 14

⁴¹ نووی، أبوزکریا محیی الدین یحیی بن شرف، م 676ھ، المجموع شرح المذهب، بیروت، دار الفکر، س۔ ن، ج 1 ص 132

⁴² ترمذی، جامع ترمذی، باب ماجاء أنَّ الماءَ لَیُنجِسهُ شیءٌ، ج 1 ص 97، حدیث: 67

⁴³ ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، باب الحیاض، ج 1 ص 174، حدیث: 521؛ ابن ماجہ میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ ہے۔ «إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى رِيحِهِ وَطَعْمِهِ وَلَوْنِهِ» البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے جب کہ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ کے الفاظ کے ساتھ یہ روایت صحیح ہے۔

⁴⁴ الموسوعة الفقهية الكويتية، ج 10 ص 279

شافعیہ کے اصل مذہب میں یہ ہے کہ کوئی ناپاک چیز حقیقت کے بدلنے سے پاک نہیں ہوتی لہذا کتا وغیرہ اگر نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائے اور اس سے اٹھنے والا دھواں، اسی طرح اس سے اٹھنے والی بھاپ جب کسی ٹھوس چیز پر تراوٹ کی شکل میں جمع ہو جائیں پھر ٹپکنے لگیں تو یہ سب نجس ہوں گے۔⁴⁵

شافعیہ نے صراحت کی ہے کہ اگر ہوا کے گردینے کی وجہ سے شراب سر کہ بن گئی تو بھی ان کے یہاں وہ پاک نہیں ہوگی خواہ سر کہ بنانے میں اس کا دخل ہو جیسے پیاز اور گرم روٹی یا دخل نہ ہو جیسے کنکری۔ اسی طرح اس میں بھی کوئی فرق نہیں کہ جو چیز اس میں ڈالی جائے وہ پاک ہو یا ناپاک ہو۔⁴⁶ اور اگر اس کی ناپاکی قلت کی بنا پر ہو بایں طور کہ دو قلعہ سے کم ہو تو پاک ہو جائے گا جب کہ اس میں اس قدر پانی شامل کر دیا جائے کہ وہ دو قلعہ ہو جائے۔ شوافع کے ہاں اس پانی کے پاک ہونے کے بارے میں اختلاف ہے اور اس ضمن میں مختلف اقوال پائے جاتے ہیں تاہم رائج یہ ہے کہ یہ پانی مطہر ہے اور ان ائمہ کے مذہب کی رو سے ناپاک اور آلودہ پانی کے ذخیرہ کو جب کسی کیمیائی طریقے سے یا کسی اور ذریعے سے قابل استعمال بنا لیا جائے اور اس کی بدبو اور آلودگی کو دور کر دیا جائے اور اس میں کسی قسم کا تغیر نہ رہے تو ایسا پانی نہ صرف صاف بلکہ پاک سمجھا جائے گا کیونکہ ان کے نزدیک ناپاکی کی علت تغیر ہے اور جب تغیر کا ازالہ کر دیا جائے تو وہ پانی پاک ہو جاتا ہے۔

حنابلہ کا موقف

ناپاک پانی کو پاک کرنے کے سلسلہ میں میں حنابلہ کے ہاں تین طریقے ہیں :

اول: پانی دو قلعہ⁴⁷ سے کم ہو تو اس کی تطہیر دو پاک قلعہ کے بقدر اضافہ سے ہوگی یا تو پانی اس میں ڈالا جائے یا اس کے چشمہ سے ابل پڑے اور اس کی وجہ سے اس کا تغیر زائل ہو جائے اگر وہ متغیر تھا اور اگر متغیر نہیں تھا تو محض پانی کے اضافہ سے پاک ہو جائے گا اس لئے کہ دو قلعہ پانی تغیر ہی سے ناپاک ہوتا ہے۔

⁴⁵ الموسوعة الفقهية الكويتية، ج 10 ص 279؛ جب کہ علامہ ابن تیمیہ نے ناپاک شے سے جلائی جانے والی آگ کے دھوئیں اور ناپاک پانی کے بخارات کو جو چھت پر جمع ہو جائیں پاک قرار دیا ہے۔ دیکھیں: ابن تیمیہ، مجموع الفتاوی، ج 21 ص 611؛ علامہ ابن عابدین نے اس نوشار کو جو نجاست کے دھوئیں سے جمع ہوتا ہے پاک قرار دیا ہے۔ ابن عابدین، رد المحتار، ج 1 ص 325

⁴⁶ الموسوعة الفقهية الكويتية، ج 10 ص 279

⁴⁷ یعنی ایک منہ پانی جو ہجر کے بڑے منکے کے برابر ہو۔ قلعہ کی مقدار اڑھائی مشکلیں، 250 رطل اور 98.415 کلوگرام کے برابر ہے۔ صارم، فاروق اصغر، اسلامی اوزان، گوجرانوالہ: ادارہ احیاء تحقیق الاسلامی، س۔ن، ص 67

دوم: پانی دو قلم کے بقدر ہو تو (دو حال) سے خالی نہیں ہے کہ (1) اگر نجاست کی وجہ سے متغیر نہ ہوا تھا تو مذکورہ طریقہ پر اضافہ سے پاک ہو جائے گا (2) اگر متغیر تھا تو پھر دو طریقوں میں سے ایک سے پاک ہو جائے گا مذکورہ طریقہ پر اضافہ سے جب کہ یہ اضافہ تغیر کو زائل کر دے یا ایسے ہی چھوڑ دینے سے یہاں تک کہ طول مکث⁴⁸ کی بنا پر اس کا تغیر زائل ہو جائے۔

سوم: پانی دو قلم سے زائد ہو تو اس کی دو حالتیں ہیں: (1) بغیر تغیر کے ناپاک ہو ا ہو تو اس کی تطہیر کے لیے مکاثرہ (اضافہ) کے علاوہ کوئی راستہ نہیں۔ (2) نجاست کی وجہ سے متغیر ہو گیا ہو تو اس کی تطہیر کے تین طریقے ہیں:

(1) مکاثرہ یا طول مکث کی بنا پر تغیر کا زائل ہو جانا۔

(2) اس قدر پانی نکال دینا جس سے اس کا تغیر زائل ہو جائے اور اس کے بعد دو قلم یا زائد باقی رہے، اس لیے کہ اگر زوال تغیر سے پہلے دو قلم سے کم باقی رہا تو پھر ناپاک ہونے کی علت باقی نہیں رہے گی کیونکہ وہ تو اس کے بغیر بھی ناپاک ہے لہذا اب تغیر کے زوال سے ناپاکی زائل نہ ہوگی اسی وجہ سے کثیر پانی نزح⁴⁹ اور طول مکث سے پاک ہو جاتا ہے اور قلیل پانی پاک نہیں ہوتا اس لیے کہ کثیر کے ناپاک ہونے کی علت جب تغیر ہے تو اس کی ناپاکی علت کے زوال سے زائل ہو جائے گی جیسے شراب جب سرکہ سے بدل جائے اور قلیل کے ناپاک ہونے کی حالت نجاست کا ملنا ہے تغیر نہیں تو تغیر کا زوال ناپاکی کے ازالہ میں مؤثر نہ ہوگا۔⁵⁰ یعنی حنابلہ کے نزدیک ناپاکی کی حالت تغیر ہے اور تغیر کے زائل ہونے سے پانی پاک ہو جائے گا چاہے تغیر کا سبب مکاثرہ ہو یا نزح یا طول مکث اور اگر علت پانی کی کمی یا نجاست کا اختلاط ہو تو پھر مکاثرہ سے پاک ہو جائے گا۔

الموسوعہ الفقہیہ الکویتیہ میں ہے کہ حنابلہ کے نزدیک ناپاک پانی کو پانی کی زیادتی کے ذریعہ پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں جو پانی کے تین مختلف احوال کے لحاظ سے ہیں:

وہ تین مختلف احوال یہ ہیں:

پانی دو مٹکوں سے کم یا دو مٹکوں کے برابر یا دو مٹکوں سے زیادہ ہو

⁴⁸ یعنی پانی کا لمبے عرصے تک ٹھہرے رہنا۔ بلیاوی، عبد الحفیظ، مصباح اللغات، لاہور: المصباح اردو بازار، س۔ن، ص 520، ص 832

⁴⁹ دور ہو جانا یعنی تغیر کا یا نجاست کا، دیکھیں: کیرانوی، وحید الزمان، القاموس الوحید، لاہور: ادارہ اسلامیات، س۔ن، ص 1630

⁵⁰ ابن قدامہ، المغنی، ج 1 ص 27-28

(1) اگر پانی دو منکلوں سے کم ہو تو دوسرا پانی ملا کر زیادہ کرنے سے پاک ہو جاتا ہے اگر ناپاک پانی میں ناپاک پانی ملا دیا جائے تو وہ تمام ناپاک ہی ہو گا خواہ وہ کتنا ہی زیادہ ہو اس لیے کہ ناپاک سے ناپاک کے ملنے سے کوئی پاکی حاصل نہیں ہوتی جیسے کتے و خنزیر سے پیدا ہونے والی نسل۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر تغیر زائل ہو جائے اور پانی دو منکے ہو جائے تو وہ پاک ہو جائے گا۔

حدیث شریف میں ہے:

إذا بلغ الماء قلتين لم يحمل الخبث⁵¹

جب پانی دو منکے کے برابر ہو جائے تو اس پر ناپاکی اثر انداز نہیں ہوتی

دوسری حدیث ہے:

ان الماء طهور لا ينجسه شيء إلا ما غير لونه أو طعمه أو ريحه⁵²

بلاشبہ پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی مگر وہ چیز جو اس کا رنگ یا ذائقہ یا بو بدل دے

اس میں تمام نجاستوں کا حکم یکساں ہے لیکن انسان کے پیشاب اور ان کے پتلے پاخانہ کے بارے میں امام احمد کی اکثر روایات یہ ہیں کہ ان سے کثیر پانی بھی ناپاک ہو جاتا ہے الا یہ کہ پانی کی مقدار اتنی ہو کہ اس کا نکالنا ممکن ہی نہ رہے جیسے بڑے تالاب، چنانچہ ایسا پانی کسی چیز سے ناپاک نہیں ہوتا۔

(2) دوسری صورت یہ کہ پانی دو منکلوں کے برابر ہو۔

اگر وہ پانی متغیر نہ ہو تو مذکورہ زیادتی سے وہ پاک ہو جاتا ہے اور اگر وہ متغیر ہو تو زیادتی سے اس صورت میں پاک ہوتا ہے جب اس زیادتی سے تغیر ختم ہو جائے یا اسے اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ دیر تک کھڑے رہنے سے اس کا تغیر ختم ہو جائے۔

(3) تیسری حالت یہ ہے کہ پانی دو منکلوں سے زیادہ ہو۔

⁵¹ ابوداؤد، سنن ابوداؤد، باب ما ينجس الماء، ج 1 ص 17، حدیث: 63

⁵² ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، باب الحيض، ج 1 ص 174، حدیث: 521

اگر وہ پانی تغیر کے بغیر ہی ناپاک ہو تو بغیر زیادتی کے اس کے پاک کرنے کا کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے۔ اور اگر نجاست سے متغیر ہو کر ناپاک ہو اہو تو اس کی پاکی کا طریقہ یہ ہے کہ اس میں پانی کا اضافہ کر دیا جائے یا اس کے ٹھہرے رہنے سے اس کا تغیر ختم ہو جائے یا اس میں سے اتنا پانی نکال دیا جائے جس سے اس کا تغیر ختم ہو جائے اور اس کے بعد بھی پانی دو منٹکے یا اس سے زیادہ بچا رہے۔⁵³

علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ اگر پانی نجس چیز کی وجہ سے متغیر ہو جائے تو اس کا استعمال حرام ہو گا اس لیے کہ نجاست کے اجزاء پانی میں موجود ہیں تو اب پانی کا استعمال کرنا نجاست کے استعمال کرنے کا سبب ہو گا، برخلاف اس کے کہ جب نجاست کا استحالہ ہو جائے (یعنی اس کا وجود ختم اور فنا ہو جائے) تو پانی طہور سمجھا جائے گا اس لیے کہ اب اس کے اندر نجاست نہیں رہی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً پانی میں شراب پڑ جائے اور شراب کا استحالہ ہو جائے اگر کوئی پینے والا اس پانی کو پی لے تو اس کو شراب پینے والا نہیں کہا جائے گا اور اس پر حد خمر بھی نافذ نہیں ہوگی اس لیے کہ اس کے رنگ بو اور مزہ میں سے کوئی چیز پانی میں نہیں ہے۔ اسی طریقہ سے اگر کسی عورت کا دودھ پانی میں ڈال دیا جائے اور دودھ پانی میں اس طرح مل جائے کہ اس کا کوئی اثر باقی نہ ہو تو اس کو پینے کی وجہ سے وہ بچہ اس کا رضاعی بیٹا نہیں ہو گا اور یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ استحالہ کے بعد اب یہ ایسا پانی ہے جو اپنے خلقی اوصاف پر باقی ہے لہذا اللہ رب العزت کے فرمان فلم تجدوا ماء کے زمرہ میں آئے گا تو بات اس پانی کے سلسلہ میں ہے کہ جس میں نجاست کی وجہ سے تغیر نہ ہوا ہو نہ تو اس کے رنگ میں اور نہ ہی بو اور ذائقہ میں اور اگر نجاست کی وجہ سے تغیر پیدا ہو جائے تو بالاتفاق پانی نجس ہو جائے گا۔⁵⁴

امام ابن قیم لکھتے ہیں کہ اگر کثیر پانی میں نجاست کی وجہ سے تغیر پیدا ہو جائے تو نجس ہو جائے گا لیکن تغیر ختم ہو جائے تو پاک ہو جائے گا۔⁵⁵ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ معمولی نجاست اگر پانی میں پڑ جائے اور نجاست کا استحالہ ہو جائے اور پانی میں اس کا کوئی اثر یعنی رنگ، بو اور مزہ نہ ہو تو وہ پاک ہے ناپاک نہیں ہے۔⁵⁶ ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ پاک چیز اگر گندگی میں بدل جائے تو نجس ہو جاتی ہے جیسے کہ کھانا اور پانی (جب کھانے پینے کے بعد) پیشاب اور پاخانہ میں بدل جاتے ہیں تو ناپاک ہو جاتے ہیں تو غور کرنے کی بات یہ ہے کہ

⁵³ الموسوعة الفقهية الكويتية، ج 10 ص 279

⁵⁴ ابن تیمیہ، تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم الحرانی، م 728ھ، مجموع الفتاوی، المملكة العربية السعودية، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، المدينة النبوية، 1416ھ، ج 21 ص 33

⁵⁵ ابن قیم، أبو عبد الله محمد بن أبي بكر بن أيوب الجوزي، م 751ھ، إلام الموقعين عن رب العالمين، المملكة العربية السعودية، دار ابن الجوزي للنشر والتوزيع،

س-ن، ج 1 ص 296

⁵⁶ ابن قیم، إلام الموقعين، ج 1 ص 297

استحالة کی وجہ سے جب پاک چیز ناپاک ہو جاتی ہے تو آخر اس کی وجہ سے ناپاک چیز پاک کیوں نہیں ہوگی حالانکہ اللہ تعالیٰ ناپاک سے پاک چیز کو اور پاک سے ناپاک چیز کو نکالتا ہے۔⁵⁷

علامہ ابن تیمیہ ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ پانی جب نجاست کے ملنے کی وجہ سے نجس ہو جائے تو اس کا استعمال حرام ہے اس لئے کہ نجاست کا جرم پانی کے اجزاء کے اندر موجود ہے تو پانی کا استعمال نجاست کا استعمال ہو گا۔⁵⁸ بلکہ علامہ ابن قیم نے تو یہ قاعدہ بیان کیا ہے:

فَإِذَا زَالَ الْمَوْجِبُ زَالَ الْمَوْجَبُ⁵⁹

جب موجب چلا جائے تو اس کا اثر بھی چلا جاتا ہے۔

احتناف کا موقف

حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ کوئی نجس العین استحالة سے پاک ہو جاتا ہے چنانچہ ناپاکی کی راکھ ناپاک نہیں ہوتی اور وہ نمک ناپاک نہیں ہو گا جو پہلے گدھا، خنزیر یا کچھ اور رہا ہو اور نہ ہی وہ نجاست جو کنویں میں گر کر مٹی ہو جائے ناپاک رہے گی اور اسی طرح شراب جب سرکہ بن جائے تو ناپاک نہیں رہے گی خواہ خود بخود ہی سرکہ بن جائے یا کسی انسان وغیرہ کے فعل سے بنے اس لئے کہ اس طرح اس کی حقیقت بدل جاتی ہے اور اس لئے کہ شریعت نے وصف نجاست کو اس حقیقت سے وابستہ کیا ہے تو اس حقیقت کے ختم ہونے سے نجاست کا وصف بھی ختم ہو جائے گا لہذا جب ہڈی اور گوشت نمک ہو گیا تو ان دونوں کا حکم نمک ہی کا ہو گا اس لئے کہ نمک ہڈی اور گوشت نہیں ہے شریعت میں اس کی بہت سی نظیریں موجود ہیں جیسے علقہ (بستہ خون) ناپاک ہے لیکن جب وہ مضغہ (گوشت کا لو تھڑا) میں بدل جائے تو پاک ہو جاتا ہے اور کشید کیا ہو اس پاک ہے لیکن اگر وہ شراب ہو جائے تو ناپاک ہو جاتا ہے اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ جب کسی شے کی حقیقت بدل جائے تو اس پر مرتب ہونے والا وصف بھی ختم ہو جاتا ہے۔⁶⁰ علامہ مرغینانی⁶¹ لکھتے ہیں کہ جب خمر سرکہ بن گئی تو حلال ہو گئی خواہ وہ خود

⁵⁷ ابن قیم، اعلام الموقعین، ج 1 ص 298

⁵⁸ ابن تیمیہ، مجموع الفتاوی، ج 21 ص 33؛ ابن تیمیہ، مجموع الفتاوی، ج 21 ص 499

⁵⁹ ابن قیم، اعلام الموقعین، ج 1 ص 297

⁶⁰ الموسوعة الفقهية الكويتية، ج 10 ص 278

⁶¹ 8 رجب بروز پیر 511ھ کو پیدا ہوئے۔ حضرت ابو بکر صدیق کی اولاد میں سے ہیں فقیہ، محدث، مفسر، ماہر اصولی، ادیب اور شاعر تھے۔ علم اور ادب میں آپ کی مثل آنکھوں نے کوئی نہیں دیکھا۔ ابن کمال پاشا نے آپ کو طبقہ اصحاب ترجیح سے شمار کیا ہے۔ بدایۃ المبتدی، کفایۃ المنتہی، مناسک الحج اور کتاب الفرائض آپ کی مشہور کتابیں ہیں (دیکھیے: محیی الدین، الجواهر المضیة فی طبقات الحنفیة، ج 1 ص 383)

بخود سرکہ ہو گئی یا کسی ایسی چیز سے جو اس میں ڈالی گئی ہو اور اس کا سرکہ بنانا مکروہ نہیں ہے۔⁶² محمود بن احمد بن عبد العزیز البخاری امام محمد کا مذہب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فالمذهب عند محمد رحمه الله أن النجس يطهر بالتغيير والاستحالة، خلافاً لأبي يوسف رحمه الله.⁶³

امام محمد کا مذہب یہ ہے کہ ناپاک اشیاء اپنی ماہیت کے بدلنے سے اور استحالہ سے پاک ہو جاتی ہیں جبکہ امام ابو یوسف کا قول اس کے خلاف ہے۔

اور اگر انقلاب حقیقت شراب کے علاوہ میں ہو جیسے کہ خنزیر اور مردار جو نمک کی کان میں گر جائیں اور نمک میں تبدیل ہو جائیں تو وہ نمک کھایا جائے گا اور گوہر اور پاخانہ جل کر راکھ ہو جائے تو امام محمد کے نزدیک پاک ہو جائیں گے اس میں امام ابو یوسف کا اختلاف ہے اور المحیط میں امام ابو حنیفہ کو امام محمد کے ساتھ شامل کیا گیا ہے اور بہت سے مشائخ نے امام محمد کا قول اختیار کیا ہے اور خلاصہ میں ہے کہ اسی پر فتویٰ ہے اور فتح القدیر میں ہے کہ یہی مختار ہے۔ اس لیے کہ شرع نے نجاست کی صفت اس حقیقت پر مرتب کی ہے اور حقیقت کی نفی ہو جاتی ہے اس کے مفہوم کے بعض اجزاء کے انتفاء سے تو سارے اجزاء کے انتفاء سے کیوں کر حقیقت کی نفی نہ ہوگی، کیوں کہ نمک ہڈی اور گوشت کے علاوہ ہے توجہ وہ نمک ہو جائیں تو نمک کا حکم مرتب ہو گا۔ اور شریعت میں اس کی نظیر یہ ہے کہ منی ناپاک ہے اور وہ خون بستہ میں تبدیل ہوتی ہے اور یہ بھی ناپاک ہے اور گوشت کے لو تھڑے میں تبدیل ہو کر پاک ہو جاتی ہے اور رس پاک ہے اور شراب میں تبدیل ہو کر ناپاک ہو جاتا ہے اور شراب سرکہ میں تبدیل ہو کر پاک ہو جاتی ہے تو اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ حقیقت کی تبدیلی کا نتیجہ یہ ہے کہ اس پر مرتب ہونے والا وصف زائل ہو جائے۔ اور امام محمد کے قول کے مطابق، ناپاک تیل سے بنا ہوا صابن پاک ہے۔⁶⁴

علامہ کاسانی⁶⁵ لکھتے ہیں کہ زمین کے ناپاک ہو جانے کی صورت میں دوبارہ زمین کی طہارت و پاکی کے بارے میں امام محمد اور امام ابو یوسف کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اس اختلاف کی تفصیل کچھ اس طرح بیان کی گئی ہے کہ نجاست وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب تبدیل ہو جائے اور اس کے اوصاف میں تغیر آجائے تو وہ امام محمد کے نزدیک ایک اور ہی شے بن جاتی ہے لہذا وہ جگہ پاک ہو جائے گی لیکن امام ابو یوسف کے نزدیک وقت گزرنے کے باوجود نجاست نجاست ہی رہتی ہے وہ کوئی دوسری شے نہیں بنتی ہے لہذا وہ جگہ بدستور

⁶² المرغینانی، علی بن ابی بکر بن عبد اللیل، أبو الحسن برهان الدین، م 593ھ، الہدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی، بیروت: دار احیاء التراث العربی، ج 4 ص 398

⁶³ أبو المعالی، المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، ج 1 ص 190

⁶⁴ ابن نجیم، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، ج 1 ص 239

⁶⁵ ملک العلماء ان کا لقب تھا علاء الدین محمد سمرقندی سے علم حاصل کیا اور ان کی کتاب تحفۃ الفقہاء کی شرح بدائع الصنائع کے نام سے لکھی تو انہوں نے اپنی بیٹی فاطمہ جو خود بھی فقیہ تھیں کی شادی ان سے کر دی اور شرح مذکور کو مہر قرار دیا۔ (دیکھیے: ابن قطلوبغا، أبو الفداء زین الدین أبو العدل قاسم السودونی، م 879ھ، تاج التراجم، دمشق: دار القلم، 1413ھ / 1992ء، ص 328)

ناپاک رہے گی اسی اصول پر بہت سے مسائل متفرع کیے گئے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ جب کتنا نمک میں گر جائے اور جم جائے یا پاخانہ آگ میں جل کر راکھ ہو جائے اور بدرو⁶⁶ کی مٹی خشک ہو جائے اور اس سے بدرو کا اثر جاتا رہے یا جب نجاست زمین میں دفن کر دی جائے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کا اثر ختم ہو جائے تو ان سب میں یہی اختلاف ہو گا امام ابو یوسف کے قول کی وجہ یہ ہے کہ نجاست کے اجزاء قائم ہیں لہذا نجس شے کی موجودگی میں اس کی طہارت کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا اور قیاس تو شراب کے متعلق بھی یہی ہے کہ اگر اسے سرکہ بنالیا جائے تو تب بھی وہ پاک نہ ہو لیکن اس کی پاکی کا علم ہمیں قیاس کے برخلاف ایک نص حدیث کے ذریعہ ہوا ہے بخلاف مردہ جانور کی کھال کے اس لیے کہ وہ بذات خود پاک ہے اور پلید تو اس میں موجود درطوبتیں ہیں جو دباغت کے ذریعے زائل ہو جاتی ہیں امام محمد کے قول کی دلیل یہ ہے کہ نجاست جب بدل جائے اور اس کے اوصاف اور مفہوم میں تغیر پیدا ہو جائے تو وہ نجاست ہونے سے خارج ہو جاتی ہے اس لیے کہ نجاست ایک ایسی شے کا نام ہے جو ایک خاص وصف رکھتی ہے لہذا اس وصف کی عدم موجودگی سے خود نجاست کا عدم ہو جائے گی اور یہ ایسے ہی ہو گا جیسے شراب کو سرکہ بنالیا جانا۔⁶⁷ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ جاری پانی جبکہ اس کا ایک وصف متغیر ہو چکا ہو اور اس پر نجاست کا حکم لگ چکا ہو تو جب تک وہ تغیر زائل نہ ہو اسے پاک نہیں کہا جائے گا وہ اس طرح پر کہ اس پر پاک پانی اس حد تک پہنچ جائے کہ وہ تغیر زائل ہو جائے۔⁶⁸

اس سے پتہ چلتا ہے کہ نجس پانی تغیر کے زائل ہو جانے سے بعض حالات میں طاہر ہو سکتا ہے لہذا اگر کسی کیمیائی عمل سے اس کی آلودگی دور کر دی جائے تو اسے پاک مانا جاسکتا ہے۔ بالخصوص جب کہ پانی کی قلت ہو۔ علامہ شامی لکھتے ہیں کہ ہمارے ملک میں یہ عام ہے کہ گھروں تک جانے والی نہروں میں جانوروں کا گوبر ڈالا جاتا ہے ہے تاکہ قسطل⁶⁹ نامی ان نہروں کے شگاف کو بند کیا جاسکے وہ گوبر نیچے بیٹھ جاتا ہے اور پانی اس کے اوپر بہتا ہے یہ مردار کے مسئلہ کی طرح ہے اگر ہم اسے نجس کہیں تو اس میں بڑا حرج ہے اور حرج نص سے دفع کیا گیا ہے۔⁷⁰

علامہ ابن عابدین لکھتے ہیں کہ نجس العین اشیاء کے اندر طہارت کو قبول کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی ہے مثلاً شراب پیشاب یا خون وغیرہ کے پاک کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ انقلاب ماہیت ہو جائے اور شراب سرکہ اور خون مشک بن جائے۔ اسی طرح اس کا محل نجاست بھی پاک ہو جاتا ہے رہی عین نجاست تو وہ طہارت کو قبول نہیں کرتی ہے اور سرکہ میں تبدیل ہو کر شراب

⁶⁶ یعنی گندہ پانی باہر جانے کا راستہ، موری، نالی، دیکھیں: فروز الدین، فیروز اللغات اردو، ص 188

⁶⁷ الکاسانی، علاء الدین، أبو بکر بن مسعود بن أحمد الحنفی، م 587ھ، بدائع الصنائع، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1406ھ / 1986ء، ج 1 ص 85

⁶⁸ ملا نظام الدین، فتاویٰ عالمگیری، ج 1 ص 18

⁶⁹ یعنی بہنے میں شور کرنے والا دریا۔ بلیلادی، مصباح اللغات، ص 679؛ لوئیس معلوف، المنجد، مترجم عبد الحفیظ بلیلادی، لاہور: خزینہ علم و ادب، الکریم پبلشرز اردو

بازار، س۔ ن، ص 692

⁷⁰ ابن عابدین، رد المحتار، ج 1 ص 189

کے اور مشک میں تبدیل ہو کر خون کے پاک ہو جانے سے اعتراض وارد نہیں ہوتا ہے اس لیے کہ عین شے نام ہے اس کی حقیقت کا، اور شراب اور خون کی حقیقت جاچکی ہے اور اس کی جگہ دوسری حقیقت لے چکی ہے اعتراض تو اس وقت ہوتا جب ہم شراب اور خون کی حقیقت باقی رہتے ہوئے ان کی طہارت کا حکم لگاتے۔⁷¹ کئی سورتوں میں نجس پانی کو پاک تسلیم کر لیا جاتا ہے علامہ شامی ایک خاص مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ نجس پانی خود سے تغیر ہو جانے پر پاک نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ اپنے ساتھ صاف پانی کو لے کر ہے۔⁷² علامہ عینی احناف کا مذہب ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کا مذہب اس پانی کے سلسلہ میں جس میں نجاست واقع ہو جائے اس تفصیل کے ساتھ ہے کہ یا تو وہ پانی جاری ہو گیا یا ٹھہرا ہوا قلیل ہو گیا یا کثیر تو جاری پانی اگر اس میں ایسی نجاست گر جائے جو غیر مرنی ہو جیسا کہ پیشاب یا شراب تو پانی اس وقت تک نجس نہیں ہو گا جب تک کہ اس کے اوصاف رنگ، ذائقہ اور بو میں تبدیلی نہ آ جائے۔⁷³ ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ جلالہ نجاست خور جانوروں کے کھانے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ کچھ حضرات تو یہ کہتے ہیں کہ جلالہ کا کھانا بھی درست ہو سکتا ہے کہ اس کو چند روز تک روک کے چارہ وغیرہ کھلایا جائے تاکہ گوشت صاف ستھرا ہو جائے اور یہی حضرت امام شافعی حضرت امام احمد اور حضرت امام ابو حنیفہ کا مذہب ہے اور حضرت امام حسن مطلق اس بات کے قائل ہیں کہ اس کو کھانے میں کوئی حرج نہیں یہی امام مالک کا مذہب ہے تاہم امام اسحاق کا یہ کہنا ہے کہ بعد ذبح کے گوشت کو خوب اچھی طرح سے دھو لیا جائے تو کھانے میں کوئی حرج نہیں۔⁷⁴ اس جزئیہ سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ جب جانور کو کچھ دنوں تک باندھ کر رکھا جائے اور صاف چارہ کھلایا جائے اور اس کے گوشت سے آنے والی بدبو ختم ہو جائے تو حدیث میں بیان کی گئی ممانعت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ یعنی پانی کے مسئلہ کو بھی اس سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ جب پانی سے نجاست کا اثر ختم ہو جائے تو اس کو پاک و صاف سمجھا جاسکتا ہے۔

الموسوعة الفقهية الكويتية میں ہے کہ حنفیہ کے نزدیک مختاریہ ہے کہ ٹھہرا ہوا ناپاک پانی اگر جاری پانی میں تبدیل ہو جائے تو صرف جاری ہو جانے کی وجہ سے پاک ہو جاتا ہے اور جاری وہ پانی کہلاتا ہے جسے لوگ جاری سمجھتے ہوں کہ پانی ایک طرف سے داخل ہو رہا ہو اور اسی وقت دوسری طرف سے نکل رہا ہو اگرچہ نکلنے والا پانی کم ہی ہو اس لیے کہ وہ حقیقتاً جاری ہے اور کچھ پانی کے نکل جانے سے پانی میں نجاست کے باقی رہنے میں شک پیدا ہو گیا اور شک کے ہوتے ہوئے وہ نجاست نہ رہی۔

اس مسئلہ میں حنفیہ کے نزدیک دو ضعیف اقوال ہیں:

پہلا قول یہ ہے کہ صرف جاری ہو جانے سے وہ پاک نہ ہو گا بلکہ اتنے پانی کا نکلتا ضروری ہے جتنے میں نجاست ہو۔

⁷¹ ابن عابدین، رد المحتار، ج 1 ص 328

⁷² ابن عابدین، رد المحتار، ج 1 ص 189

⁷³ عینی، عمدۃ القاری، ج 3 ص 159

⁷⁴ الملا القاری، علی بن (سلطان) محمد، ابوالحسن نور الدین، م 1014ھ، مرقاة المفاتیح، بیروت، دار الفکر، 1422ھ، ج 7 ص 2673

اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے تین گنا پانی کا نکلنا ضروری ہے۔

مختار اور دیگر اقوال کے درمیان فرق اس وقت ظاہر ہو گا کہ قول مختار کے اعتبار سے حوض سے نکلنے والا پانی صرف نکلنے ہی سے پاک ہو جائے گا اور دیگر دو اقوال کے لحاظ سے ٹھہرے ہوئے پانی کی پاکی کا حکم لگائے جانے سے قبل وہ پاک نہیں ہو گا۔ یہی اختلاف کنویں، غسل خانہ کے حوض اور برتنوں کے متعلق ہے۔

ظاہر یہ کا موقف

ابن حزم ظاہری لکھتے ہیں کہ "جب پاخانہ گوبر اور مردار جل جائے یا متغیر ہو کر راکھ یا مٹی بن جائے تو وہ پاک ہے اور اس کے ساتھ تیمم جائز ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ شرعی احکام اس نام پر وارد ہوتے ہیں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مخاطب کیا ہے جب وہ نام باقی نہ رہے تو وہ حکم بھی باقی نہیں رہتا۔ گویا اب وہ چیز باقی نہیں رہی جس کے بارے میں اللہ نے حکم صادر کیا تھا۔ ظاہر ہے کہ پاخانہ یا گوبر مٹی یا راکھ سے الگ چیز ہے۔ اسی طرح شراب اور سرکہ دو مختلف چیزوں کے نام ہیں اسی طرح انسان وہ خون نہیں جس سے اس کی تخلیق ہوئی ہے اور مردار مٹی سے الگ چیز ہے۔"⁷⁵

استحالة کی مثالیں

متذکرہ بالا اسباحث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ استحالة کی مثالیں بہت زیادہ ہیں ان میں سے چند اہم درج ذیل ہیں:

1. شراب کا سرکہ بن جانا
2. رس کا شراب بن جانا
3. خون کا مشک بن جانا
4. سمندر کی سوکھی گھاس کا عنبر⁷⁶ بن جانا
5. تخلیق انسانی کے مراحل کہ غذا کا خون، خون کا مٹی، مٹی کا نطفہ، نطفہ کا علقہ، علقہ کا مضغہ، مضغہ کا عظام، اور پھر عظام و گوشت سے انسان بننا۔ ہر ایک مرحلہ الگ استحالة ہے جن میں پاک اور ناپاک استحالة کی دونوں مثالیں شامل ہیں۔
6. پاک زمین کا نجاست کی وجہ سے ناپاک ہو جانا اور پھر ناپاک زمین کا خشک ہونے کے بعد پاک ہو جانا۔
7. چڑیا کا کنویں میں گر کر مٹی ہو جانا۔

⁷⁵ ابن حزم، أبو محمد علی بن أحمد بن سعید الأندلسی القرطبی الظاہری، م 456ھ، المحلی بالآثار، بیروت، دار الفکر، س 1، ج 1 ص 136

⁷⁶ اس کے بارے میں مختلف اقوال ہیں کہ عنبر کیا ہے؟ ان اقوال کے مطابق عنبر ایک جڑی بوٹی، مچھلی کی قے، مچھلی کا فضلہ، سمندری چشمے سے نکلنے والا تارکول جیسا مادہ، ایک خاص مکھی کا شہد کی طرح کا چھتہ، درختوں کی رال اور گوند وغیرہ ہے۔ دیکھیں: محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ بن علی الدمیری، أبو البقاء، کمال الدین الشافعی (المتوفی: 808ھ)، حیاة الحیوان الکبریٰ، بیروت: دار الکتب العلمیة، 1424ھ، ج 2 ص 214

8. گندے پانی سے نمک بننا۔
 9. ناپاک تیل یا چربی سے صابن بنانا۔
 10. ناپاک دھوئیں سے نوشادر بنانا۔
 11. نجاست کے بخارات سے بننے والا پانی۔
 12. نجس مٹی کی اینٹ بنالینا۔
 13. گوبر یا لیدر کا کنویں میں کالی مٹی بن جانا۔
 14. گوبر اور عرۃ وغیرہ کا جل کر راکھ ہو جانا۔
 15. انسان، خنزیر، کتیا یا گدھے کا نمک کی کان میں گر کر نمک بن جانا۔
- ان مثالوں سے پتہ چلتا ہے کہ جب کسی شے کی ماہیت یا حقیقت بدل جاتی ہے تو اس شے پر مرتب ہونے والا حکم بھی بدل جاتا ہے نیز اشیاء کے خواص و اثرات میں بھی تبدیلی آ جاتی ہے چنانچہ اگر پانی کا بھی استحالہ ہو جائے تو پانی کا حکم بھی بدل جائے گا۔

استحالہ کے طریقے

متذکرہ بالا اباحت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مختلف اشیاء کو پاک کرنے کے طریقے درج ذیل ہیں:

1. جلنے سے۔
2. سرکہ بنانے سے۔
3. دھوپ میں خشک کرنے سے۔
4. سایہ میں خشک کرنے سے۔
5. تغیر آ جانے سے۔
6. کسی شے میں گر جانے سے جیسے انسان یا گدھا وغیرہ نمک کی کان میں گر کر نمک ہو جائے۔
7. کسی شے کے اختلاط سے۔
8. دباغت کے عمل سے۔
9. نجاست وغیرہ کے زمین میں دفن کر دینے سے۔
10. کیمیائی عمل۔
11. قدرتی طور پر۔
12. طول مکث یا موزمانہ سے۔
13. دھونے سے۔

14. پھیر لینے سے۔

15. فرک⁷⁷ سے۔

16. ملنا اور رگڑنا۔

17. ذکاۃ⁷⁸ سے۔18. نزح⁷⁹ سے۔

19. کھودنے سے۔

20. دخول سے۔

21. تغور⁸⁰ سے۔22. تصرف⁸¹ سے۔23. تقویر⁸² سے۔24. جوش دینا۔⁸³

تاہم ان اسباب و محرکات میں سے پانی کا استحالہ عموماً تغیر آجانے سے، تغیر کے چلے جانے سے، قدرتی طور پر، طول مکث یا مرور زمانہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پانی میں ان اسباب و محرکات میں سے کوئی سبب پایا جائے گا تو پانی پر لگنے والا حکم بھی استحالہ کی وجہ سے بدل جائے گا۔

خلاصہ بحث

استحالہ کے عمل کے نتیجے میں کسی بھی شے کے وصف، خواص و اثرات میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے اس شے پر مرتب ہونے والا حکم بھی بدل جاتا ہے کبھی استحالہ کی وجہ سے کوئی شے حلال سے حرام ہو جاتی ہے یا حرام سے حلال ہو جاتی ہے یا

⁷⁷ کھرچنا، جیسا گاڑھی منی کو کھرچ دیا جائے تو کپڑا پاک ہو جاتا ہے۔ دیکھیں: تقی عثمانی، محمد، مفتی، فتاویٰ عثمانی، کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2012ء /

1433ھ، ج 1 ص 318

⁷⁸ یعنی حیوان کا ذبح کرنا۔ دیکھیں: تقی عثمانی، مفتی، فتاویٰ عثمانی، ج 1 ص 318

⁷⁹ اگر کنویں میں نجاست گر جائے تو پانی کھینچ لینا۔ دیکھیں: تقی عثمانی، مفتی، فتاویٰ عثمانی، ج 1 ص 318

⁸⁰ کنویں کا پانی اتنا خشک ہو جائے کہ جتنا نجاست گرنے کی وجہ سے نکالنا واجب ہو تو یہ پانی نکالنے کے قائم مقام ہو جائے گا۔

⁸¹ یعنی ایک نجس شے میں تصرف کرنا مثلاً گندم کے ڈھیر میں سے کچھ ناپاک ہو جائے تو اس کے اندر اکل، بیج، ہبہ اور صدقہ وغیرہ کے ذریعے تصرف کر لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

⁸² جہاں نجاست ہو وہاں سے اس نجس چیز کا علیحدہ کرنا مثلاً جے ہوئے ناپاک گھی کو پاک کرنے کے لیے یہی طریقہ استعمال ہو گا۔

⁸³ دیکھیں: تقی عثمانی، مفتی، فتاویٰ عثمانی، ج 1 ص 318-319

پاک سے ناپاک یا ناپاک سے پاک ہو جایا کرتی ہے۔ استحاله آب کی وجہ سے بھی کبھی پانی ناپاک ہو جائے گا اور کبھی ناپاک پانی پاک ہو جائے گا۔ یہی استحاله کا نتیجہ ہوتا ہے۔ عصر حاضر کے علماء کے درمیان استحاله آب کے موقف پر اتفاق رائے نہیں پایا جاتا ہے کچھ علماء اسے تجزیہ یا تخریج کہتے ہیں اور کچھ استحاله آب، تاہم علماء کی ایک بہت بڑی تعداد اسے استحاله آب ہی قرار دیتی ہے۔ اور اسے پاک قرار دیتی ہے۔ آلودہ پانی کو استعمال کرنے کے بارے میں علماء کی رائے اتفاقی ہے کہ اسے پانی کی کمی کی وجہ سے یا کسی ضرورت کی وجہ سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ حتیٰ کہ نجس پانی کو استعمال کرنے پر بھی علماء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کہ اسے بھی مختلف ضروریات کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کے مصرف کے بارے میں اختلاف ہے۔ یونہی آلودہ پانی کے مصرف کے بارے میں بھی اختلاف ہے: اس بارے میں دو رائے پائی جاتی ہیں:

- 1۔ پہلی رائے کے مطابق صاف کیے گئے پانی کو انسانی ضروریات میں بلا خوف و خطر استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن پینے کے لیے استعمال نہ کیا جائے تاہم حالت اضطرار میں اسے پینے کی بھی اجازت دی ہے۔
- 2۔ دوسری رائے کے مطابق صاف کیا گیا پانی وضو و غسل و دیگر شرعی ضروریات کے لیے طہارت کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے کیونکہ یہ پانی طاہر و مطہر ہے حتیٰ کہ پینے کے لیے بھی بلا دروغ استعمال کیا جاسکتا ہے۔